قطعات

امیر انصاری
سنبھل روڈ۔ حسن پور۔ ضلع مراد آباد

دیدہ صبر میں ہوں اشک وفا تو مانگو
دل میں ہو جذبہ تسلیم و رضا تو مانگو
آج بھی فوج ابابیل اتر سکتی ہے
تم محمدؐ کے وسیلے سے دعا تو مانگو

☆☆☆

ذلت کی خطرناک ڈھلانوں پہ کھڑے ہیں
رسوائی کے انجان ٹھکانوں پہ کھڑے ہیں
اے غیرت اسلاف پھر اس بار بچالے
ہم لوگ تباہی کے دہانوں پہ کھڑے ہیں

☆☆☆

نذر طوفان ہونا پڑتا ہے
خانہ ویران ہونا پڑتا ہے
عظمتیں بھیک میں نہیں ملتیں
خود بھی قربان ہونا پڑتا ہے

☆☆☆

سوز پتھر کو تو پانی کو زبانیں دی ہیں
ہم نے جذبات و عقیدت کو اذانیں دی ہیں
ہم نے ہر لشکر باطل سے لیا ہے لوہا
ہم نے تلوار کے سائے میں اذانیں دی ہیں

☆☆☆

ظالموں کے مزاج روندے ہیں
نخوتوں کے سماج روندے ہیں
دیکھو سمجھو نہ ہم کو تم مجبور
ہم نے شاہوں کے تاج روندے ہیں

☆☆☆

محمدؐ پر یقیں اللہ کا عرفان رکھتے ہیں
متاع صبر و ایماں دولت قرآن رکھتے ہیں
ادب سے بات کرنا اے زمانے ہم فقیروں سے
ہم اپنے خادموں میں اک نہ اک سلطان رکھتے ہیں

☆☆☆

امت احمدؐ ذی شان کو کھا جائے گا
دیو تفریق کا ایمان کو کھا جائے گا
اب تو آقا ہی بچالیں تو بچیں گے ورنہ
خود مسلمان مسلمان کو کھا جائے گا

☆☆☆

ذی شان ذی وقار تھے ذوی الاحترام تھے
کردار کے بلند تھے اعلیٰ مقام تھے
جھکتے تھے جن کے سامنے شاہان وقت بھی
ایسے عظیم لوگ نبیؐ کے غلام تھے

☆☆☆

جھوٹ۔ نفرت۔ جبر۔ سازش دہشتوں کے سامنے
سچ کھڑا ہے ساری باطل طاقتوں کے سامنے
رب کعبہ کی قسم میدان میں آنے تو دو
ظلم گھٹنے ٹیک دے گا رحمتوں کے سامنے

☆☆☆

ہم ایسا حوصلہ اے لشکر خونخوار رکھتے ہیں
لبوں پر نعرہ تکبیر کی تکرار رکھتے ہیں
بندھے ہیں پیٹ سے پتھر مگر تم کیا بگاڑو گے
ہم اپنے ہاتھ میں کردار کی تلوار رکھتے ہیں

☆☆☆

در مدح منتظر جہاں، ہادی دوراں
سلطانِ عصر رواں حضرت امام مہدی آخر الزماں
عجل اللہ فرجہ الشریف

خوشخبری

جس پہ نازاں ہے رسالت وہ امامت آئے
اے خدا بارھواں اب ہادیٔ امت آئے
دین پر وقت پڑا ہے پئے نصرت آئے
پھر شریعت کے تحفظ کو امامت آئے
آپ جب تک نہیں آتے ہیں قیامت ہے بپا
آپ آئیں تو پھر ایک اور قیامت آئے
انقلاب رخ ایران بتاتا ہے ہمیں
آئے بس آئے یہاں حضرت حجت آئے
آکے پھر لہجہ حیدر میں سنا دے قرآں
جز ترے اور کسے نہج بلاغت آئے
التجا اہل ولا کی ہے بس اتنی مولاؑ
آپ آجایئے پھر چاہے قیامت آئے
یہ محبت کا تقاضا ہے کسی عالم میں
شکوہ آئے نہ کبھی لب پہ شکایت آئے
میں ثنا خوان محمدؐ ہوں ازل سے پیکرؔ
سامنے خاک مرے دہر کی دولت آئے

از: ڈاکٹر پیکرؔ جعفری اترولوی